Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 03 | ربیع الأول 1446 / ستبر 2024

ہمارا تیسرا نیوز لیٹر!

ربیع الاول کا مہینہ رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کا مہینہ ہے

آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ ربیع الاول کے مہینے میں ہونے کی وجہ سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے ہاں اس مہینے کو بڑی اہمیت وفضیلت حاصل ہے۔آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے پہلے اور بعد میں کچھ ناقابل یقین واقعات رونما ہوئے اور اس عظیم آمد سے خوشی وفرحت کی ایک ایسی خوشبودار لہر وجود میں آئی جس کی خوشبو ہم چودہ سو سال بعد آج بھی محسوس کر رہے ہیں۔آپ ﷺ کی پیدائش قریش کے ایک معزز خاندان میں ہوئی۔آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل بہت سے معجزات رونما ہوئے اور آپ ﷺ کی پرورش کے سلسلے میں آپ کی والدہ محترمہ نے بہت سی تکالیف برداشت کیں۔

اس وقت عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو ولادت کے بعد قبیلہ بنو سعد کی دائیہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو مزید پرورش کے لئے سپرد کیا گیا۔کیونکہ ان دیہی علاقوں میں پرورش ہونے کی وجہ ان بچوں کی صحت اور زبان دانی پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے نیک کردار اور حسب نسب کی وجہ سے مشہور تھیں۔انہوں نے بڑے وقار اور لگن کے ساتھ اس ذمہ داری کو قبول کیا۔اور آپ ﷺ کی آمد سے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بہت سی برکتیں نصیب ہوئیں۔

نبی کریم ﷺ کی صحرائی ماحول میں پرورش ہوئی جس کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ یہ صحرائی ماحول صحت اور نشوونما کے لیے بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کے نام مبارک رکھنے کا سلسلہ بھی بڑی اہمیت کا حامل تھا کہ آپ ﷺ کا کیا نام رکھا جائے تو آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا اسمِ گرامی "محمد" رکھنے کا انتخاب فرمایا، کیونکہ یہ نام معنی کے لحاظ سے کافی اچھا تھا کیونکہ "جس کی بار بار تعریف کی جائے "اس کو "محمد" کہتے ہیں۔آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے یہ نام اس لئے رکھا تاکہ مستقبل میں یہ نام جن کے لئے رکھا گیا ہے ان کے بالکل مصداق ٹھہرے، آپ ﷺ دادا اور آپ ﷺ کے خاندان دیگر افراد نے آپ ﷺ کی غیر معمولی فطرت کو پہچان لیا تھا اس لئے ان کو ایسا نام دیا کہ مستقبل میں اربوں لوگ ان کے اور ان کے نام کی عزت کریں اور ان جیسا نام رکھنے پر فخر کریں۔

ویسے آپ ﷺ کی پوری زندگی مسلمانوں کے لئے قابلِ عمل نمونہ ہے، لیکن آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام رکھنے کے سلسلے میں بھی ہمارے لئے یہ پیغام دیا ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لئے اچھے اسلامی ناموں کا انتخاب کریں۔

ابتدا ہی سے نبی کریم ﷺ برکت اور فضیلت کی آغوش میں پروان چڑھے اور پرورش پائی، جس نے تاریخ کو ایک نیا رخ دینے اور انسانیت کو ابدی امن، خوشحالی، ترقی اور کامیابی کی طرف رہنمائی کرنے میں اہم کردار ادا فرمایا۔

-مولانا برہان مہتر

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

11 مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا

12 زبان کی حفاظت کرنا

13 سنت مؤکدہ کا پڑھنا

14 اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور آپ ﷺ کے لئے مقام وسیلہ کی دعا کرنا

15 علمِ دین حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلنا

حوالہ: جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

حدیث

حصول علم کا فریضہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے".

(سنن ابن ماجہ: 244)

خاندان سے سترہ سال کی جدائی

عبدالرحمن بن القاسم العطقی المصری رحمۃاللہ علیہ دوسری صدی ہجری کے مشہور عالم اور امام مالک رحمۃاللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ وہ اپنی کہانی بیان کرتے ہیں:

میں روزانہ فجر سے پہلے امام مالک رحمۃاللہ علیہ کے پاس حاضر ہوتا تھا، کیونکہ مجھے اس وقت ان سے فقہ سے متعلق سوالات کرنا زیادہ مناسب لگتا تھا۔ کبھی کبھی میں ان کے دروازے پر ٹیک لگالیتا تھا اور نیند مجھ پر غالب آجاتی تھی۔ امام مالک رحمۃاللہ علیہ مسجد کی طرف بڑھتے تو مجھے ان کے گزرنے کا احساس تک بھی نہ ہو پاتا تھا۔ ایک لونڈی مجھے جگاتی اور کہتی تیرا آقا چلا گیا ہے۔ وہ تمہاری طرح غافل نہیں ہے، ان کی عمر انچاس سال ہے، اور وہ ہمیشہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے ہیں۔

ابن القاسم رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سترہ سال امام مالک رحمۃاللہ علیہ کے دروازے پر گزارے اور اس دوران میں نے کوئی کاروبار نہیں کیا۔ ایک دن میں ان کے پاس تھا جب مصر کے حجاج آئے تو ان میں ایک نقاب پوش نوجوان بھی تھا۔ اس نے امام مالک رحمۃاللہ علیہ کو سلام کیا اور پوچھا کہ کیا آپ کے شاگردوں میں سے کوئی ہے جن کا نام ابن القاسم ہے؟، امام مالک رحمۃاللہ علیہ نے میری طرف اشارہ فرمایا پھر وہ نوجوان میری طرف آیا اور میری پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے اس کے جسم سے نکلنے والی ایک ایسی میٹھی خوشبو محسوس کی جو اس وقت صرف نوجوان طبقہ استعمال کرتا تھا۔ حیرت تو مجھے تب ہوئی جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے، ابن القاسم رحمۃاللہ علیہ علم کی تلاش میں نکل گئے تھے جبکہ ان کی بیوی اس نوجوان سے حاملہ تھی۔

<u>کہانی کا سبق</u>

اسلام کے نامور علمائے کرام نے حصولِ علم کے لئے بہت سے مصائب برداشت کئے۔ انہوں نے علمِ دین کی خاطر باوجود شدید مشکلات کے مندرجہ ذیل قربانیاں دی ہیں: غربت، بھوک، خاندان سے جدائی اور دور دراز کا سفر کرنا۔ علمِ دین و شریعت کے حصول کے لئے ان کی مندرجہ بالا قربانیاں یقیناً غیر معمولی تھیں۔ یہ ان کی پُر عزم کوششوں کی بدولت ہے کہ اسلامی علوم کو وسیع پیمانے پر اور باریک بینی کے ساتھ اس کی بنیادی اور اصل شکل میں نسل در نسل منتقل کیا جا رہا ہے۔

حوالہ: ترتیب المدارک: جلد 1، صفحہ: 53 (راستہ کے موتی)

-مولانا اشفاق اکبر

حضرت محمد ﷺ کی سیرت اور مسلمانوں کی زندگی میں تقویٰ کا کردار

رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ان لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے جو تزکیہ نفس اور اللہ سے قرب کے طلبگار ہیں۔ آپ ﷺ کی اعلیٰ سیرت میں سے ایک امتیازی شان آپ ﷺ کا نفس کا خواہشات سے روکنا اور ہمہ وقت اس کا استحضار تھا، جس کو "عفت" کہا جاتا ہے۔ عفت اس نیکی کا نام ہے کہ جس میں انسان حلال کی طلب اور حرام سے بچنے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے بار بار اس بات کی تعلیم دی ہے کہ تقوی، نفس کو فتنوں سے بچاتا ہے اور روحانی ترقی کا سبب بنتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَهْلُ الجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ القَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ"۔(صحيح مسلم)

ترجمہ: جنتی لوگوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ حاکم جو عدل وانصاف کرنے والا ہو اور صاحبِ توفیق ہو، دوسرا وہ شخص جو رحم کرنے والا، قرابت داروں اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو، تیسرا وہ شخص جو سوال کرنے سے بچے، حرام سے دور رہے اور اہل وعیال (پر خرچ کرنے والا) ہو۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عفت یعنی حرام چیزوں اور حرام خواہشات سے بچنا جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ"۔(سورہ نازعات آیت نمبر: 40-41)

ترجمہ: اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور (اپنے) نفس کو خواہش سے روکا، پس اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ مستقل تقوی، عفت اور اس پر استقامت کی دعا مانگا کرتے تھے۔

اس سادہ اور جامع دعا میں ایک مسلمان کی روحانی اور اخلاقی ترقی پوشیدہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف خود عفت اور تقوی کے ساتھ زندگی بسر کی، بلکہ آپ ﷺ نے قولی طور پر مسلمانوں کو اس کی ترغیب بھی دی۔ عفت اور پرہیزگاری ایک مسلمان کے لیے انتہائی ضروری اور اخلاقیات میں سے ہیں۔ وہ ذاتی روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں، خاندانی اور اجتماعی تعلقات استوار کرتے ہیں، اور معاشرے کو بدعنوانی سے بچاتے ہیں۔ خواہشات پر قابو پاکر ایک مؤمن اپنی عزت، اپنے خاندان کی عزت کو محفوظ رکھتا ہے اور بالآخر اخلاقی اور روحانی اصولوں پر مبنی معاشرے کی تشکیل میں مدد کرتا ہے۔

تقوی اور عفت کا تعلق مال سے بھی ہے، جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں کا مال طلب کرنے سے باز رہے گا، اللہ اسے رزق دے گا۔ (صحیح مسلم اور بخاری)۔ تقوی اور عفت کا یہ اصول انسان کی گفتگو سے متعلق بھی ہے، آپ ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زبانوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور صرف وہی بات کرنی چاہئے جو اچھی ہو۔ مزید برآں کھانے پینے کی اشیاء میں تقوی اور عفت کا مطلب یہ ہے کہ صرف وہ کھائے جو حلال ہو اور اسی پر قناعت کرے اور اسراف سے بچنا بھی اس میں شامل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں خاص طور پر تقوی مسلمانوں کے لیے ایک رہنما مثال ہے۔ خواہشات پر قابو پانے، حرام مال سے بچنے اور اپنی زبان کی حفاظت کے بارے میں آپ ﷺ کی تعلیمات یہ بتاتی ہیں کہ تقوی روحانی ترقی اور معاشرتی ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے۔ ان تعلیمات پر عمل کرکے مسلمانوں کے لئے فرائض کی انجام دہی میں کافی سہولت اور آسانی ہوتی ہے، آپس کے اجتماعی تعلقات مضبوط بن جاتے ہیں اور جنت کا انعام حاصل کر سکتے ہیں۔

-مفتی عبدالکریم

ذکر تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے

ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ تزکیہ نفس میں ذکر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تزکیہ نفس کی روشنی میں ذکر ایک مؤثر ذریعہ ہے جو اس شخص کو اپنے دل کو صاف کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ تزکیہ نفس دل کی روحانی بیماریوں جیسے غرور، حسد اور لالچ وغیرہ سے پاک کرنے کو کہتے ہیں۔ ذکر مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا مسلسل استحضار دلاتا ہے جس میں انسان کی توجہ دنیاوی باتوں سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف رہتی ہے۔ جب ہم ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھر دیتے ہیں جو منفی خیالات اور پریشانی اور الجھن کو دور کر دیتا ہے۔ انسانی دل میں سکون اور اطمینان بھر دینا تزکیہ کے اہداف اور مقاصد میں شامل ہے، جسے (قلب المطمئنہ) کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ رعد میں فرماتے ہیں:

"ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكۡرِ ٱللَّهِۗ أَلَا بِذِكۡرِ ٱللَّهِ تَطۡمَئِنُّ ٱلۡقُلُوبُ"

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ کے ذکر ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ (آیت نمبر: 28)

ذکر تقویٰ کے حصول میں بھی مدد کرتا ہے۔ جیسے جیسے ہم اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں، اس کی موجودگی کے بارے میں ہمارا شعور بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے گناہوں اور بری عادتوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں ذکر کی عظمت کو اُجاگر کیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ"

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ (سورہ عنکبوت: 45)

یہ آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ چاہے ہم زندگی میں کچھ بھی کریں، اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا عمل ہے جس میں ہمیں ہمیشہ مشغول رہنا چاہئے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی ذکر کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا"

ترجمہ: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس ذکر سے متعلق چیزوں کے، اور عالم اور طالب علم کے۔ (سنن ترمذی)

- مولانا تنزیل حیدر

نماز باجماعت کی اسلام میں بہت بڑی اہمیت اور فضیلت ہے

باجماعت نماز، یا "صلاۃ الجماعۃ" کے بارے میں بہت زیادہ تاکید وارد ہوئی ہے۔ اور اس میں بہت زیادہ اجر و ثواب بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں جماعت سے نماز پڑھنے والے کو تنہا نماز پڑھنے والے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً" (صحيح بخاري:645)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں نماز باجماعت ہمیں منظم رکھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے مستقبل میں ہمیں وقت کی پابندی اور عام زندگی میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔

مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی انسان کو اپنے معاشرے سے جوڑے رکھتی ہے اور دیگر مؤمنین کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے میں بھی مدد کرتی ہے۔ مسجد نہ صرف روحانی ترقی کا مرکز ہے بلکہ ہمارے باہمی تعاون، مشورے اور اجتماعی سرگرمیوں کا بھی مرکز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز باجماعت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا:

"مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَصَلاَّهَا مَعَ الْإِمَامِ، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ"۔(مسند احمد:516)

ترجمہ: جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرض نماز کے لیے (مسجد) گیا پھر امام کے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کی، اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو فرشتے آپ کے لیے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ مسجد سے نکل جائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ"

ترجمہ: آدمی اس وقت تک نماز کی حالت میں رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے، اور فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر گھر لوٹ جائے یا حدث نہ کرے عرض کیا گیا کہ حدث سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (حدث یہ ہے کہ وہ) بغیر آواز یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کرے (یعنی وضو توڑ دے)۔ (سنن ابوداؤد: 471)

خلاصہ یہ کہ نماز باجماعت سے روحانی اور سماجی طور پر بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں مسلم معاشرے کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے میں ہماری مدد کرتی ہے۔

- ڈاکٹر شبیر احمد

ڈاکٹر شبیر احمد (کوآرڈینیٹر) - 0414 944 831
مولانا اشفاق اکبر (ایڈیٹر) - 0405 134 416
مولانا اکرام احمد (ایڈیٹر، ڈیزائن اور گرافکس) - 0449 050 823
ترجمہ: انگریزی سے اردو: مولانا نصیر احمد (پاکستان)